من عرف نفسه فقد عرف ربه (حضرت علیؓ)

al-marifat.org

جانشین حضرت شیخ التفسیرؒ امام الہدیٰ

حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت:۔

اپنے دور کے امام الاولیاء قطب الارشاد شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے گھر بڑی مرادوں اور سحر خیز دُعاؤں کے بعد شبِ جمعہ ۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۴۲ھ بمطابق ۲۶ جون ۱۹۲۴ء کو آپکی ولادت باسعادت لاہور میں ہوئی۔

وجہ تسمیہ:۔

آپ کا نام امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے نام پر عبیداللہ اور پھر انہی کے فرمان پر محدثِ کبیر مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی نسبت سے انور تجویز ہوا، یوں اسم مبارک ''عبیداللہ انور'' ہوگیا۔

حضرت امروٹیؒ کی توجہ:۔

انہی دنوں قافلہ سالارِ تحریک آزادی سرتاج العارفین مولانا تاج محمود امروٹیؒ لاہور تشریف لائے، نومولود کو اُنکی گود میں دیا گیا۔انہوں نے توجہ فرمائی اور سعادت مندی اور بخت آوری کی پیش گوئی فرمائی۔

ابتدائی تعلیم:۔

چار برس کی عمر میں آپ کے نانا تحریک آزادی کے نامور مجاہد مولانا ابومحمد احمد چکوالیؒ نے علماء وصلحاء کے ایک اجتماع میں بسم اللّٰہ کروائی۔

قرآن کریم اور ابتدائی فارسی و عربی اپنی والدہ ماجدہؒ سے پڑھی۔انجمن حمایتِ اسلام کے ہائی سکول واقع شیرانوالہ دروازہ سے پرائمری اعزاز کے ساتھ پاس کی بلکہ سکول بھر میں اول آئے اور منہ مانگے انعام کے طور پر آپکے والد بزرگوارؒ نے دوسری چیزوں کے علاوہ تاج محل آگرہ، جامع مسجد دہلی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور دارالعلوم دیوبند کی سیر کے لیے اپنے نومسلم خادم عبدالرحمٰن (عُرف چاند خان) کے ہمراہ بھیجا۔

دیوبند میں قیام:۔

دورانِ سفر جب دارالعلوم دیوبند پہنچے تو اپنے بھائی حافظ حبیب اللہؒ (جو بعد میں سلطان الاولیاء شیخ المدینہ بنے) کے پاس ٹھہر گئے اور کم سنی کے باوجود وہاں کے علوم و عرفان کی عطر بیز فضاؤں سے مستفید ہونے کی ٹھان لی۔شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے پرسنل سیکرٹری قاری اصغر علیؒ آپ کے نگران اُستاد مقرر ہوئے۔

al-marifat.org

آشوبِ چشم :۔

چند ہی مہینوں کے قیام مِ دارالعلوم میں کئی سیپارے حفظ کرلیے ۔ درجہ اولی کی پڑھائی بڑے ذوق وشوق سے جاری تھی کہ اچانک آنکھیں دُکھنے کو آئیں ۔ٹراکومہ (Trachoma) کا حملہ شدید تھا۔سلسلہِ تعلیم منقطع کرکے واپس آنا پڑا، لاہور میں اپنے ماموں ڈاکٹر عبدالقوی لقمانؒ کے علاج سے افاقہ ہوا۔ یہاں بھی سلسلہء تعلیم قاری عبدالکریم سے جاری رہا۔

مظاہر العلوم سہارن پور:۔

۱۹۳۸ء میں جب طبیعت سنبھل گئی تو مظاہر العلوم یوپی تشریف لے گئے، جہاں مولانا ظہور الحق دیوبندیؒ جیسے متقی اور پرہیزگار استاد نگران مقرر ہوئے۔ وہاں مولانا عبدالرحمٰن، مولانا اکبر علی، مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب اور امام النحو مولانا محمد صادق وغیرھم سے استفادہ کیا۔ اور بقول خود اصل فائدہ ناظم المدرسہ مولانا عبداللطیفؒ اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی صحبت سے ہوا۔ حضرت تھانویؒ، حضرت رائے پوریؒ اور بانی تبلیغ مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی بھی متعدد بار زیارت اور مجلس نصیب ہوئی۔

مارچ ۱۹۳۹ء میں فارسی کی انتہائی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھ رہے تھے کہ تحریک آزادی کے عظیم قائد امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ ۲۴ سالہ جلاوطنی کے بعد وطن واپس تشریف لائے۔

مکتوبِ مدنیؒ :۔

جانشین شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے حضرت لاہوریؒ کو لکھا کہ اپنے بڑے صاحبزادے مولوی حبیب اللہ کو اپنے ساتھ اور دوسرے بیٹے مولوی عبیداللہ انور کو حضرت سندھیؒ کے ساتھ مامور کریں۔

امام سندھیؒ سے تلمذ:۔

ملک بھر کے مسلسل اسفار کے دوران حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ آپ کو ہر فن کی کتابیں پڑھاتے رہے اور پھر اعزازی سندات سے بھی نوازا۔ جیسے امام لاہوریؒ کو حضرت سندھی کا پہلا شاگرد ہونے کا فخر حاصل تھا اسی طرح حضرت امام الھدیٰ مولانا عبیداللہ انورؒ کو آپکا آخری شاگرد ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

لطیفہءقلبی:۔

حضرت مولانا سندھیؒ نے آپ کو حضرت مدنیؒ سے یا حضرت لاہوریؒ سے ذکر قلبی سیکھ کر روزانہ ایک گھنٹہ ذکر اللہ کے لیے تاکید فرمائی اور فرمایا ''انشاء اللہ کبھی کسی دجل ودجال کا اثر نہیں ہوگا ''۔ پھر اس نورِ چشمانِ سندھیؒ ومدنیؒ ولاہوریؒ نے ذکر وفکر کو اتنا بڑھایا کہ ایک طرف تو رضا ولقاءِ الٰہی کے آسمان ہفتم تک پہنچے اور دوسری طرف کمالاتِ ظاہری وباطنی اور حق گوئی وبے باکی کے اعلیٰ ترین اوصاف سے متصف ہوئے۔

al-marifat.org

دورہ حدیث شریف:۔

حضرت مولانا سندھیؒ نے آپ کو دوبارہ مدرسہ دیوبند میں داخل کروادیا تھا۔لہذا ۱۹۴۶ء میں آپ نے دورہ حدیث شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے پڑھا۔اور پورے دارالعلوم میں امتیازی کامیابی حاصل کی اور امام سندھیؒ والا اعزاز پایا۔

سفرِ حج کے دوران باطنی سفر:۔

۱۹۴۶ء میں سند فراغت اور شاندار کامیابی سے خوش ہو کر والدِ بزرگوار حضرت لاہوریؒ آپکو ساتھ لے کر عازم حج ہوئے۔یہ صرف انعام و تحسین کا سفر نہ تھا، بلکہ نگاہِ شیخ کچھ اور ہی دیکھ رہی تھی۔چنانچہ دوران سفر سلوک ومجاہدہ کی اہم منازل کا سفر شروع ہوگیا اور فاضل نوجوان مولانا انورؒ شریعت وطریقت کی عظیم شاہراہ پر گامزن ہوگئے اور جس کی تائید ایسے ہوئی کہ بعد میں تقدیر الٰہی اور منشاء ایزدی نے انہی کو اپنے دور کے امام الاولیاء حضرت شیخ التفسیر کی جانشینی کا اعزاز بخشا۔دورانِ قیام حرمین شریفین وہاں کے شیوخ اور اساتذہ سے بھی بھرپور فیض یاب ہونے کا موقع میسر آیا۔

جامعہ ملیہ میں استفادہ:۔

سفرِ بیت اللہ شریف سے واپسی پر علوم عصریہ کی تحصیل کے لیے حضرت شیخ العالم المعروف بہ شیخ الہندؒ کے بنا کردہ جامعہ ملیہ چلے گئے، ڈاکٹر ذاکر حسینؒ شیخ الجامعہ تھے۔کچھ عرصہ خوب استفادہ کیا مگر تقسیم ملک کے فسادات کے سبب واپس آنا پڑا۔

درس وتدریس:۔

قیامِ پاکستان کے متصلاً بعد حضرت مولانا سندھیؒ کے علمی وفکری رفیق حضرت مولانا محمد صادقؒ کے مدرسہ مظہرالعلوم کھڈہ کراچی میں باقاعدہ تدریس شروع کی۔ان دنوں آپکے برادرِاکبر مولانا حبیب اللہؒ بھی وہاں پڑھاتے تھے۔ذریعہ معاش کے طور پر اِمپورٹ ایکسپورٹ (Import Export) کا کاروبار شروع کیا جو جلد ہی بہت اچھا ہوگیا چند برس یہ سلسلہ چلتا رہا۔

مراجعت لاہور:۔

حضرت مولانا حبیب اللہؒ کے ہجرت مدینہ کے بعد حضرت امام لاہوریؒ نے آپکو لاہور آجانے کا حکم فرمایا،لہذا تعمیل ارشاد میں کراچی اور کاروبار کو خیر باد کہا اور ۱۹۵۱ء میں واپس لاہور آگئے۔انجمنِ خدام الدین کے زیرِ انتظام مساجد ومراکز اور حضرت شیخ التفسیرؒ کے حلقے میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع ہوگیا۔یہاں بھی آپکے ذوق علمی اور جذبہ تحصیل نے مختلف اساتذہ سے استفادہ پر آمادہ کیا۔جن میں پروفیسر اورینٹل کالج شیخ التفسیر علامہ نورالحسن بخاریؒ بھی شامل ہیں۔

من عرف نفسه فقد عرف ربه (حضرت علیؑ)
al-marifat.org

لاہور آتے ہی آپکی زندگی ایک نئے سانچے میں ڈھل گئی۔آپکو اپنے والدگرامی کے ہر معاملے میں ساتھ ساتھ رہنے کے علاوہ ان کی عدم موجودگی میں نیابت کے فرائض بھی سرانجام دینے ہوتے تھے۔

جانشینی:۔

حضرت شیخ التفسیر امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوریؒ لکھتے ہیں ”بالاخر ہر انسان نے اس جہاں سے رخصت ہونا ہے اس لیے میں نے چاہا کہ انجمن خدام الدین کے بانیوں کے دینی جذبے کے پیش نظر میرے بعد بھی بدستور ایک امیر کی تحویل میں یہ کام ہوتا رہے۔اس وقت تمام اراکین انجمن میں دارالعلوم دیوبند کا فاضل سوائے میرے منجھلے بیٹے قاری مولوی محمد انور سلمہٗ کے اور کوئی نہیں۔اس لیے میرے پیش کرنے پر مجلسِ منتظمہ انجمن خدام الدین نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۰محرم الحرام ۱۳۷۳ھ بمطابق ۱۹۵۳ءکوقاری مولوی محمد انور سلمہٗ کومیری وفات کے بعد متفقہ طور پرانجمن کاامیر تسلیم کرلیا ہے۔اراکین انجمن نے محض اللہ کی رضاء کے لیے یہ فیصلہ بطیّب خاطر کیا ہے۔“

۲۳فروری ۱۹۶۲ءکوحضرت شیخ التفسیرؒ کے سانحہ ارتحال کے بعد آپ اپنے برادر اصغر مولانا حمیداللہؒ کی تحریک اور اکابر علماء کی تائید سے اپنے والدگرامی کے جانشین مقرر ہوئے۔راس الاتقیاء مولانا عبدالہادی دینپوریؒ نے دستار بندی فرمائی نیز آپ جمعیۃ علماءالاسلام پاکستان کے نائب امیر بھی منتخب ہوئے۔

عملی زندگی:۔

۱۹۵۱ء کے اجلاس منعقدہ کراچی (جس میں علماء کے ۲۳ نکات مرتب ہوئے)میں مولانا عبیداللہ انورؒ نے اپنے والد بزرگوارؒ کے ہمراہ شرکت فرمائی۔۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوتؐ میں بھرپور حصہ لیا ۱۹۵۶ء میں جمعیۃ علماءالاسلام کی تنظیم نو کے بعد باقاعدہ سیاست میں حصہ لینے لگے۔۱۹۵۸ء میں ایوبی مارشل لاء لگنے کے بعد سماجی اور سیاسی میدان میں جہدوجہد شروع کردی۔

۱۹۶۴ءمیں صدر ایوب اور محترمہ فاطمہ جناح کے مقابلے میں صدارتی امیدوار نامزد ہوئےلیکن حکومت کی دھاندلی کے باعث الیکشن میں حصہ لینے کی نوبت نہ آسکی۔

۱۹۶۸ءمیں جمعیۃ علماءالاسلام کا حلقہ مشرقی پاکستان تک پھیلا تو آپ کل پاکستان جمعیت کے نائب امیر اور مغربی پاکستان کے امیر منتخب ہوئے۔اسی سال ایوب خان کی آمریت کے خلاف تحریک کے ہراول دستہ کے قائد کی حیثیت سے شریک ہوئے۔اس دوران آپ پولیس کے بدترین تشدد کا نشانہ بنے جس کے لیے صدر ایوب نے اپنی نشری تقریر میں معافی مانگی۔۲۰دسمبر ۱۹۶۸ءکوذمہ دار پولیس افسر نے معافی چاہی تو آپؒ نے فرمایا:۔

من عرف نفسه فقد عرف ربه (حضرت علیؑ)
He who KNEW himself, he doubtlessly KNEW ALLAH
al-marifat.org

''بھائی میں نے تو آپ کو تیسرے ہی روز معاف کر دیا تھا چونکہ مومن تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ناراض نہیں رہ سکتا ۔۔۔۔۔''

اور یوں آپؒ نے ثابت کر دیا کہ اہل حق ذاتی انتقام نہیں لیا کرتے ۔۱۹۷۰ء میں منعقدہ جمعیۃ علماء الاسلام کی فقید المثال ''آئین شریعت کانفرنس'' کے صدر مجلس استقبالیہ آپ تھے اور اسی سال آپؒ نے لاہور سے قومی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا۔

۱۹۷۱ء میں صدر پاکستان یحییٰ خاں کے اصرار پر آپ کو پاکستان کے مشرقی اور مغربی حصوں میں یگانگت کا فارمولا تلاش کرنے کے لیے جانا پڑا۔اس سفر میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور مولانا مفتی محمود صاحبؒ بھی آپؒ کے ہمراہ تھے۔مگر افسوس ہے کہ کار پردازانِ حکومت حضرت والا کی سفارشات پر عمل نہ کر سکے اور قوم کو سقوط ڈھاکہ کے سانحہ سے دوچار ہونا پڑا۔

۱۹۷۳ء کی تحریک بحالیِ جمہوریت میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوتؐ کے داعی بذاتِ خود حضرت جانشین شیخ التفسیرؒ تھے اور میدان و معرکہ اور قید و بند کی بے مثال قربانیاں دے کر بالآخر اس مسئلے کو ہمیشہ کے لیے حل کروایا اور ذریتِ مرزائیہ کے غیر مسلم ہونے کا تاریخی فیصلہ ہو گیا۔

۱۹۷۴ء میں بلغاریہ میں عالمی امن کانفرنس میں پاکستان پیس کونسل (Pakistan Peace Councel) کے صدر کی حیثیت سے شریک ہوئے اور ''اسلام کا پیغام امن'' کے موضوع پر ایک جامع اور پُر اثر خطبہ ارشاد فرمایا یوں آپ نے عالمی سطح پر ملتِ اسلامیہ کی نمائندگی کی۔

۱۹۷۷ء میں قومی اسمبلی حلقہ ۹۶ لاہور سے انتخاب لڑا بھٹو حکومت کی دھاندلی کو عدالت میں چیلنج کیا اور جب دھاندلی ثابت ہو گئی تو عوامی رد عمل نے ''تحریک نظام مصطفیٰؐ'' کی صورت اختیار کر لی اور بالآخر بھٹو آمریت کا خاتمہ ہوا۔

۱۹۸۰ء میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی وفات کے بعد آپؒ کو جمعیت علماء الاسلام کا جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔۱۹۸۴ء میں متفقہ طور پر جمعیۃ علماء الاسلام کی تمام شاخوں نے آپؒ کو امیر مرکزیہ منتخب کیا اور آپؒ تا زیست متفقہ امیر رہے۔

حضرت امام الہدیٰ مولانا عبید اللہ انورؒ نے اپنے والد و مرشد حضرت شیخ التفسیر کے متوسلین کی سرپرستی و راہنمائی اور مخلوق کی دینی و روحانی تربیت زندگی بھر جاری رکھی۔اپنے شیخ و مربی کے کارناموں کو چار چاند لگائے اور اُنکی جماعت کو ایک عالمگیر تحریک کی صورت میں پروان چڑھایا۔

فکر ولی اللہی اور طرز عبید اللہی کے وارث کی حیثیت سے اسلام کے آفاقی اور انقلابی اصولوں پر دورہ تفسیر اور درس و ارشاد کی محفلیں سجاتے، اور علم و دانش کے پیاسوں کی آبیاری کرتے رہے۔

انجمن خدام الدین اور جمعیۃ علماء اسلام کی وساطت سے ملی اور سیاسی خدمات سرانجام دیتے رہے اور یوں پاکستان کی فلاح و بقاء کی جدوجہد کرنے والے عظیم ترین اور مسلمہ قائد تسلیم کیے جانے لگے۔

من عرف نفسه فقد عرف ربه
al-marifat.org

فکری محاذ کو مضبوط و مربوط کرنے کی غرض سے ۱۹۸۰ء میں حضرت شاہ ولی اللہ سوسائٹی پاکستان کی تاسیسِ ثانی کی۔جس کا ماہانہ اجلاس مدرسہ قاسم العلوم لاہور میں منعقد ہوتا تھا اور جہاں اہل حل وعقد مختلف موضوعات پر حضرت امام شاہ ولی اللہ کے فلسفہ وفکر کی روشنی میں اپنے اپنے مقالے پڑھتے۔اکثر حضرتؒ خود بھی اپنا مقالہ پڑھتے،آپؒ کی تحریریں بہت بڑا علمی سرمایہ ہیں۔

وفات:۔

زندگی بھر کی صبر آزما مسلسل جدوجہد اور تحاریکِ دینی وملی میں قربانیوں کے نتیجے میں آپؒ کی صحت بگڑ گئی تھی چنانچہ ۱۲۸پریل ۱۹۸۵ء بمطابق شعبان ۱۴۰۵ھ کو آسمان رُشد و ہدایت کا یہ دمکتا ہوا سورج گہنا گیا اور آپؒ اپنے مرشد ومربی شیخ التفسیر امام الاولیاءؒ کے پہلو میں ابدی نیند سو گئے۔

اِنا لِلّٰہِ و اِنَا اِلیہِ رَا جِعُون۔